مہاراشٹر میں اردو تحقیق و تنقید

(ماضی، حال اور مستقبل)

محمد دانش غنی

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

MAHARASHTRA MEIN URDU TAHQEEQ-O-TANQEED
MAAZI, HAAL AUR MUSTAQBIL
Compiler : Dr. Mohd. Danish Gani
First Edition : 2020
Price : Rs. 300/-
ISBN : 978-93-80395-66-1

کتاب کا نام	:	مہاراشٹر میں اردو تحقیق وتنقید: ماضی، حال اور مستقبل
مرتب	:	ڈاکٹر محمد دانش غنی صدر شعبۂ اردو گوگٹے جوگلے کر کالج، رتناگری - 612 415
صفحات	:	۳۰۴
سنِ اشاعت	:	۲۰۲۰ء
تعداد	:	پانچ سو
سرورق	:	پرویز احمد (کامٹی) Mob. No. 9595559073
قیمت	:	۳۰۰؍روپے (تین سو روپے)
زیرِ اہتمام	:	اسباق پبلی کیشنز، پونے
طباعت	:	نورانی آفسیٹ پریس، اسلام پورہ، مالیگاؤں

ملنے کے پتے :
- شعبۂ اردو، گوگٹے جوگلے کر کالج، رتناگری - 612 415
- اے؍۳۰۱؍آدی ناتھ تارانگن، شیواجی نگر، رتناگری - 639 415

M.G.V.C. Arts, Commerce & Science College MUDDEBIHAL -586212 Dt: Vijayapur.

Commerce & Science
Arts,
MUDDEBIHAL
-586212
Dt: Vijayapur.

ترتیب

- حرفِ دانش — محمد دانش غنی — ۹
- ایک سنجیدہ شخصیت..... — پرویز احمد — ۱۱

مضامین :

۱ مرٹھواڑہ میں اردو کے نقاد اور محقق: ایک جائزہ — ڈاکٹر مسرت فردوس — ۱۷
۲ وِدربھ میں معاصر اردو تنقید و تحقیق — خان حسنین عاقب — ۳۷
۳ پونے میں اردو تعلیم — پروفیسر سید شہاب الحق — ۴۷
۴ ساحل کی تحقیقی بصیرت — ڈاکٹر ارشد جمال — ۵۳
۵ جاگتے رہو: شہرِ ہزار چہرہ ممبئی کی متحرک تصویریں — ماجد قاضی — ۵۹
۶ ظ انصاری کی ادبی خدمات — ڈاکٹر غضنفر اقبال — ۶۶
۷ برار میں جامیعاتی اردو تحقیق — ڈاکٹر شاہدہ نسرین — ۷۳
۸ کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی — جویریہ قاضی — ۸۴
۹ مہاراشٹر کی جامعات میں اردو تحقیق وتنقید — ڈاکٹر عبدالباری — ۹۳
۱۰ مہاراشٹر کی نصابی کتب کا ادبی مطالعہ — اسما بنت رحمت اللہ — ۹۸
۱۱ آن لائن ماہنامہ 'شاعر' کا تنقیدی جائزہ — قریشی زیتون بانو — ۱۰۹
۱۲ مہاراشٹر میں فلموں کے حوالے سے اردو۔۔۔۔ — ڈاکٹر عبدالرحیم اے ملا — ۱۱۴
۱۳ مہاراشٹر میں اردو تحقیق وتنقید: غزل کے حوالے — نسرین کولہار — ۱۱۸
۱۴ بابائے اردو مولوی عبدالحق — ڈاکٹر ایم آئی جرمن — ۱۲۴
۱۵ کالی داس گپتا رضا: بے مثال محقق و نقاد — شیخ ارم فاطمہ — ۱۲۸

ڈاکٹر عبدالرحیم اے ملا
صدر شعبۂ اردو، ایم جی وی سی ڈگری کالج، مدے بہال، ضلع بیجاپور

مہاراشٹر میں فلموں کے حوالے سے

..... اردو شعر و ادب کی خدمات .....

بیسویں صدی کے سائنسی عجائبات نے دنیا کو عام طور پر اور ہندوستان کو خاص طور پر ایک انقلاب آفریں، صحت منداور مقبول ترین جو ذریعۂ اظہار دیا ہے اس کا نام سنیما ہے۔ اس کے ذریعہ کئی سماجی تحریکات کو بھی تقویت پہنچی ہے۔ ہندوستانی صنعت خاص طور پر مہاراشٹر کی فلم سازی کی سب سے بڑی خوبی یہ رہی ہے کہ اس نے ہر موضوع کا احاطہ کیا ہے۔ خاص طور پر پورے ملک کو ایک سانچے میں ڈھالنے اور قومی یک جہتی کے جذبے کو بیدار کرنے میں اس کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا، سمینا نے ہمارے سماج کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ سمینا نے ہمارے سماجی ثقافتی اور سیاسی مسائل کو بھر پور عکاسی کی ہے۔ فلم ایک ایسا عجیب وغریب ذریعۂ اظہار ہے جس کے لیے زبان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہاں کمرہ ہی زبان ہے اگر شاٹ صحیح ہے اور ایڈیٹنگ درست ہے تو بے زبان ہی زبان بن جاتی ہے اور گونگے کو زبان مل جائے تو سونے پر سہاگے کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

ہمارے یہاں جب تک خاموش فلموں کا دور رہا اس وقت تک تھیٹر کا بول بالا رہا اور جب سنیما کی خاموشی ٹوٹی اور گونگے سمینا کو قوتِ گویائی عطا ہو گئی تو سمینا نے تھیٹر پر فوقیت حاصل کر لی۔ بیسویں صدی کے شروعات میں مہاراشٹر کے فلموں میں اردو کے نامور ڈرامہ نگار شرکت کرنے لگے تھے اور ان کی زبان اردو ہی تھی اور سنیما میں بولے جانے والی زبان کسی کتاب کی طرح سامنے نہیں آتی۔ صرف ادا کی جاتی ہے اور اگر مکالمہ نگار مکالمے تحریر کرتے ہیں تو اردو بن

M.G.V.C. Arts, Commerce & Science College ★ MUDDEBIHAL-586212 Dt: Vijayapur.

جاتی ہے اور فلم میں وہی زبان کامیاب ہوتی ہے جو آسان ہے و عام فہم ہو اور باکس آفس پر فلم بھی یہی ہٹ ہوتی ہے۔ لیکن اگر بغور دیکھا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ یا تو اردو ہندوستانی فلم پر غالب رہی ہے یا انگریزی! انگریزی کا چلن اس لیے غالب رہا کہ اسکرین پلے ہمیشہ انگریزی میں لکھے جاتے رہے ہیں۔ اردو کا چلن اس لیے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے فلم ساز ادارے اپنے یہاں غیر ہندی نژاد اداکاروں اور اداکاراؤں کے شین قاف درست کرنے کے لیے اردو کے ماہرین ملازم رکھا کرتے تھے جنہیں منشی کہا جاتا تھا۔ وہ جہاں فنکاروں کے تلفظ پر توجہ دیتے تھے وہاں مکالموں کی زبان آسان اور عام فہم بھی کر دیا کرتے تھے تا کہ ایکٹروں اور ایکٹریسوں کا مکالموں کی ادائیگی میں کوئی دقت محسوس نہ ہو اور تماشائی بھی انہیں آسانی سے سمجھ سکیں لیکن برٹش حکومت نے اس کا نام اردو نہیں بلکہ ہندوستانی رکھا۔ اس کا واضح ثبوت ہے خود ہماری فلم۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا کہ مصداق ۱۴/مارچ ۱۹۳۱ء کو امپیریل فلم کمپنی کے جھنڈے تلے اور خان بہادر آرسیشر ایرانی کی زیرِ ہدایت ریلیز ہونے والی اولین متکلم فلم ''عالم آرا'' ہماری پہلی اردو فلم تھی۔ جب کہ اسے سینسر سرٹیفیکٹ اردو، ہندی کے نام سے دیا گیا تھا۔ جسے عرفِ عام میں برٹش حکمران ہندوستانی کہا کرتے تھے۔ اسے ہندی کہنا محض اپنی انا کو تقویت دینے کے مترادف ہے جب کہ حقیقت تو یہ ہے کہ ''عالم آرا'' اپنے زمانے کے نامور ڈرامہ نگار جوزف ڈیوڈ کے اردو ڈرامے ''عالم آرا'' پر مبنی تھی۔ ہماری اس اولین اردو فلم نے مقبولیت کے جھنڈے بلند کر دیے۔ اس فلم کی شرح ٹکٹ دوگنی کر دی گئی تھی یعنی چار آنے کا کم سے کم ٹکٹ چار پانچ روپے میں فروخت ہو رہا تھا اور اس فلم کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ یہ پہلی مرتبہ سات ہفتے ہاؤس فل چلی اور اسے چھ ماہ کے بعد پھر لگایا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے ہندوستان کے دوسرے شہروں میں ریلیز کیا گیا۔ ممبئی کے میجیسٹک فلم تھیٹر میں جب یہ فلم پہلی بار لگی تو ٹکٹ خریدنے والے ٹوٹ پڑے۔ حتیٰ کہ مار پیٹ تک کی نوبت آ گئی اور کنٹرول کرنے کے لیے سنیما کے مالکان کو پولس تک کا سہالینا پڑا۔

یہاں ایک امر کی طرف توجہ دلانی بہت ضروری ہے کہ اردو کی مقبولیت کے باعث ہی جہاں فلم ساز کمپنیوں اور اسٹوڈیو کے مالک اپنے یہاں تنخواہ دار ماہرین اردو یعنی منشی ملازم رکھے تھے۔ وہاں آج بھی ہیروئن اپنے یہاں اردو سیکھنے کے لیے ٹیوٹر رکھتی ہیں اور آج بھی اداکاروں کو

اردو کے صحیح تلفظ ادا کرنے کے لیے فلم ساز اپنے یہاں اردو ماہرین کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ ہندی ماہرین نہیں رکھے جاتے۔ ایک فلم آئی تھی ''شیریں فرہاد'' جس کا اسکرپٹ اردو کے نامور ڈرامہ نگار آغا حشر کاشمیری نے لکھا تھا۔ یہ فلم سپرہٹ رہی۔ ویسے ہی سہراب مودی نے اردو کی بقا کے لیے خاص طور پر جدو جہد کی۔ انھوں نے ''خون کا خون'' عرف ہیمہ لیٹ، پکار اور سکندر کے لیے اردو سرٹیفیکٹ لیے۔ اس کے علاوہ محبوب خان نے اپنی فلم ''الہلال'' اور ۱۹۴۷ء میں آنے والی فلم ''اعلان'' کے لیے اردو سرٹیفیکیٹ حاصل کیے۔ دوسری صرف نیوز تھیٹر کے مالک بی این سرکار نے کاوان حیات، یہودی کی لڑکی، محبت کے آنسو اور زندہ تلاش نامی فلموں کے لیے اردو سرٹی فیکٹ لیے تھے۔

آزادی کے بعد بھی فلمی دنیا میں اردو کی شمع روشن رہی۔ اس سلسلے میں سہراب مودی نے اپنی فلم ''مرزا غالب'' کے لیے اردو سرٹی فیکیٹ حاصل کیا۔ ان کے علاوہ کے آصف، مغل آعظم کے سی بوکاڈیا ''لو اینڈ کوڈ'' یعنی عشق اور خدا، کمال امروہی کی پاکیزہ، ستیہ جیت رے کی شطرنج کے کھلاڑی، اسمائیل مرچنٹ کی محافظ، سید مظفر علی کی امراؤ جان ادا، اور مہش بھٹ کی سرداری بیگن کے لیے اردو سرٹیفیکیٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ مرزا غالب ہماری پہلی اردو فلم تھی جسے قومی اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔ اس کے بعد شطرنج کے کھلاڑی، محافظ اور سرداری بیگم کو بہترین اردو فلموں کے اعزازات ملے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آزادی سے قبل اور اس کے بعد بھی فلموں کی زبان اردو رہی اور اب تک یہ کیفیت برقرار ہے۔ تماشائی اردو نغمات سن کر جھوم جھوم جاتے اور عمدہ اردو مکالمے سننے کے لیے فلمی گھروں کا رخ کرتے۔ ابتدائی دور سے ہی ہندی فلموں میں نغمات کو اہمیت حاصل رہی ہے اور اردو غزلوں کی گونج پورے ہندوستان میں سنی جانے لگی۔ اس میں کے ایل سہگل اور سریندر کے خاص طور لیے جاسکتے ہیں۔ کے ایل سیگل نے فلم کارواں، حیات اور یہودی کی لڑکی میں غالب اور ذوق کی یہ غزلیں گائی تھیں۔

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے اپنی خوشی چلے
(محمد ابراہیم ذوقؔ)

Commerce & Science College MUDDEBIHAL -586212 Dt: Vijayapur. M.G.V.C. Arts,

نقطۂ چیں ہے غمِ دل اس کو سنائے نہ بنے
کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے
(مرزا اسد اللہ غالبؔ)

ہندی فلموں میں اردو کے جن کلاسیکی شعرا کا کلام پیش کیا گیا ان میں غالب اور ذوق کے علاوہ مومن، میر، امیر خسرو، قلی قطب شاہ، واجد علی شاہ، بہادر شاہ ظفر اور مرزا شوقؔ لکھنوی کے نام نمایاں طور پر شامل ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو فلموں میں ادب کی چاشنی لانے کا فخر اردو کے جن ممتاز ادیبوں کو حاصل ہوا ان میں راجندر سنگھ بیدی، کرشن چندر، اختر الایمان، خواجہ عباس احمد، کمال امروہی، گلزار، ارجن دیو رشک کو حاصل رہا۔ ان کی مایۂ ناز فلموں میں مرزا غالب، منچلی، وقت، آوارہ، پکار، محل، پاکیزہ، آندھی، چپکے چپکے، دل ایک مندر، جس دیش میں گنگا بہتی ہے، روٹی، سنگھرش، منورنجن اور صاحب بیبی اور غلام خاص طور پر توجہ کی طالب رہی۔ فلمی دنیا کی کشش کے شکار ہونے والے شاعروں اور ادیبوں میں آرزو لکھنوی، بہزاد لکھنوی، شکیل بدایونی، شمس لکھنوی قمر جلال آبادی، ساحر، مجروح، جاں نثار اختر، حسن کمال، امیر آغا قزلباش، ندا فاضلی، علی سردار جعفری، اختر الایمان، حسرت جے پوری، گلزار وغیرہ جیسی برگزیدہ ہستیاں شامل ہیں۔ جب کہ اردو ادب میں فلموں کے جن ممتاز شاعروں اور ادیبوں کو سینے سے لگایا ان میں بھی بہت سے نام نمایاں ہیں۔ بہر حال ریاست مہاراشٹر میں فلموں کے حوالے سے اردو کی خدمات کو قطعی طور پر فراموش نہیں کیا جاسکتا کہ جس کے باعث اردو زبان کی براہ راست رسائی عوام تک ہوئی۔ اور یہ زبان گھر گھر پہنچی اور اردو کا ڈنکا پوری دنیا میں بجا اور اس کے ساتھ ہی ہمارے تماشائی بھی ہمارے شعرا کے کلام سے لطف اندوز ہوئے۔ انہی اردو ادیبوں کے ناولوں اور افسانوں پر مبنی فلمیں دیکھنے کا موقع بھی ملا۔

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے داغؔ
سارے جہاں میں دھوم ہمارے زبان کی ہے

OOOO

Dr. Abdul Rahim A Mulla, MGVC Degree College, Muddebihal, K. S.

Maharashtra Mein UrduTahqeeq-O-Tanqeed
(Mazi, Hal aur Mustaqbil)

Dr. Mohd. Danish Gani
Dept. of Urdu,
Gogate Jogalekar College
Ratnagiri - 415 612

ڈاکٹر محمد دانش غنی مہاراشٹر کے ساحلی ضلع رتناگری جیسے دور دراز مقام پر ایک کالج میں اردو کے اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ اس کالج میں سات، آٹھ ہزار طلبا ہیں۔ شعبۂ اردو بھی قائم ہے۔ ڈاکٹر محمد دانش غنی کی تقرری کے بعد یہاں کا شعبۂ اردو بہت فعال اور متحرک ہو گیا ہے۔ ان سے پہلے اس کالج میں اردو کا کوئی پروگرام منعقد نہیں ہوا تھا۔ ڈاکٹر محمد دانش غنی نے پہلی مرتبہ اس کالج میں اردو کا ایک ایسا عظیم الشان سمینار کروایا کہ اس کی ستائش اردو کے علاوہ مراٹھی اخبارات نے بھی کی۔ اس سمینار کی وجہ سے اردو کے تعلق سے بہت سے ذہنوں میں جو غلط فہمیاں تھیں ان کا ازالہ بھی ہوا۔

زیرِ نظر کتاب ''مہاراشٹر میں اردو تحقیق و تنقید: ماضی، حال اور مستقبل'' سمینار میں پڑھے گئے مقالات کا مجموعہ ہے۔ اس کی خاص بات یہ ہے کہ بیشتر مقالات ریسرچ اسکالرس کے ہیں اور ان کا ایک مقصد نوجوان طلبا اور ریسرچ اسکالرس کی ذہنی اور تحریری تربیت کے علاوہ ان کی حوصلہ افزائی کرنا بھی ہے۔ چونکہ یہی اسکالرس ہمارے ادب کا مستقبل ہیں انہیں کے ذریعے اردو کا کارواں آگے بڑھے گا۔ ڈاکٹر محمد دانش غنی کی یہ کاوش غیر اردو ماحول میں اردو کا ماحول بنانے کی کوشش کا حصہ ہے اس لیے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

سمینار منعقد کرنا اور پھر سمینار میں پڑھے گئے مقالات کو کتابی صورت میں شائع کرنا ایک بڑا کام ہے۔ یہ کام وہی کر سکتا ہے جس میں تنظیمی اور تخلیقی دونوں صلاحتیں ہوں۔ زبان و بیان اور موضوع سے واقفیت کے بغیر یہ کام نہیں کیا جا سکتا۔ ڈاکٹر محمد دانش غنی نے ان سب سے واقفیت کا ثبوت دیا ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ انھوں نے مہاراشٹر میں اردو تحقیق و تنقید کو محور و مرکز بنا کر سمینار کا انعقاد کیا تھا اس کتاب کے ذریعہ مہاراشٹر میں اردو تحقیق و تنقید کی صورتِ حال سے اردو سے جڑے ہوئے دیگر افراد کو بھی واقفیت ہوگی۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ کتاب بہت ہی مفید موضوع پر ہے۔ میں اس اہم کتاب کی اشاعت پر ڈاکٹر محمد دانش غنی کو دل کی گہرائی سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر شیخ عقیل احمد
ڈائریکٹر
قومی کونسل برائے فروغِ اردو، نئی دہلی

۳؍فروری ۲۰۲۰ء

ASBAQUE PUBLICATION
Saira Manzil, 230/B/102,
Viman Darshan Sanjay Park,
Lohgaon Road Pune - 411 032 (M.S.) India
Cell: 9822516338, 8055755623
Email: nazir_fatehpuri2000@yahoo.com

ISBN: 978-93-80395-66-1
Rs. 300/-

R. E. Society's

گوگٹے جوگلیکر کالج، رتناگری

R. P. Gogate College of Arts & Science
And R. V. Jogalekar College of Commerce, Ratnagiri

شعبۂ اردو

Department of Urdu

In Association With

National Council for Promotion of Urdu Language (NCPUL), Govt. of India, New Delhi

National Seminar on

مہاراشٹر میں اردو تحقیق و تنقید (ماضی، حال اور مستقبل)

Maharashtra Mein Tahqeeq-O-Tanqeed : Maazi, Haal Aur Mustaqbil

CERTIFICATE

This is to certify that Dr./~~Mr~~/~~Mrs~~ Abdul Rahim. A. Mulla -

of MGVC Arts, Com. & Science College Muddebihal -

participated in the National Seminar on

Maharashtra Mein Tahqeeq-O-Tanqeed : Maazi, Haal Aur Mustaqbil

on 22nd February, 2020. He/She has Presented a paper entitled " Maharashtra mein Filmoun ke hawale se Urdu Sher-o-Adab ki Khidmaat "

DATE : 22/02/2020
PLACE : RATNAGIRI

R. P. G. C. of Arts & Sci. ★ RATNAGIRI ★ R. V. G. C. of Commerce

Mr. Ali M Shamsi
Khateeb-e-Konkan
Mumbai

Dr. Mohd. Danish Gani
H.O.D.
Urdu Department

Dr. K. V. Sukhatankar
Principal
Gogate Jogalekar College